ادبیات

فضا شوخ تر تو ہے

از مولانا محمد کفیلؔ فاروقی بجنوری

اے رہ نوردِ شوقِ مذاقِ سفر تو ہے — ہر اک قدم پہ قافلہ تشنہ جگر تو ہے
جُہدِ بقا بلندیِ فکر و نظر تو ہے — منزل رواں دواں ہے مسلسل سفر تو ہے
جادہ شناس فطرتِ عالی گہر تو ہے — پہچانتا ہوں خوب وہی راہبر تو ہے
یادش بخیر مژدۂ پیغامبر تو ہے — اُس کی حریمِ ناز میں "ممکن" گزر تو ہے
پیہم تجلیات ہیں وہ جلوہ گر تو ہے — ہر جلوۂ جمال میں شانِ دگر تو ہے
چھپ چھپ کے دیکھتا ہے سرِ عالمِ مجاز — اُس کو تلاشِ چشمِ حقیقت نگر تو ہے
محشر میں دیکھنا ہے ہمیں بھی مآلِ کار — ورنہ دراز سلسلۂ خیر و شر تو ہے
ہر چند ہے حدودِ نظر سے وہ ماورا — لیکن لطافتِ نگہِ دیدہ ور تو ہے
کانٹوں کے درمیان گُلِ تر ہوا کرے — گلشن میں باریاب نسیمِ سحر تو ہے
موقف وہ آگیا ہے کہ اُٹھتا نہیں قدم — یارب خوشا نصیب مقامِ نظر تو ہے
آئینۂ جمال پہ زنگار چاہیئے — کیوں شر نہ ہو مزاج میں آخر بشر تو ہے
مانا کہ دادگر بھی بڑا بے نیاز ہے — پھر بھی اُسے نزاکتِ غم کی خبر تو ہے
کر دے اِسے تباہ تو کر دے اِسے تباہ — اے خانماں خراب یہ تیرا ہی گھر تو ہے

لایا ہے رنگ خونِ شہیداں عجب کفیلؔ
قاتل بھی معترف ہے فضا شوخ تر تو ہے